بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَظَرَاتُ

پاکستان کے دوست اور دشمن دونوں اس امر پر متفق ہیں کہ اس سر زمین کی سالمیّت اور بقا کے لئے سب سے بڑا خطرہ اور اس کی سب سے بڑی کمزوری ، اس کی جغرافیائی تقسیم ہے ۔ دنیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک ایسا ملک عالمی سیاست کے نقشے پر اُبھرا ہے جو دو حصوں میں بٹا ہوا ہے اور جس کے ان دونوں حصوں کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ یہ دو حصے ایک دوسرے سے اس قدر دور ہیں کہ جہاں اس کا مغربی حصہ ایشیا کے اس علاقے کا جزو لاینفک ہے ، جسے مشرق وسطیٰ کہتے ہیں، وہاں اس کا مشرقی حصہ علاقائی طور پر جنوب مشرقی ایشیا سے وابستہ ہے ۔

ایشیا کے یہ دونوں علاقے نہ صرف دو بالکل جداگانہ جغرافیائی وحدتیں ہیں ، جن کے اپنے اپنے الگ دفاعی تقاضے ہیں، بلکہ یہ اپنی اپنی علیحدہ تہذیبی اور تاریخی خصوصیات کے سالک ہونے کے سبب دو الگ ثقافتی وحدتیں بھی ہیں ۔ یوں پاکستان کی یہ تقسیم نہ صرف جغرافیائی اور دفاعی بلکہ تہذیبی اور تاریخی سطح پر بھی ہے۔ یہ نہ صرف افقی بلکہ عمودی بھی ہے ۔

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال از حد تشویشناک ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ تشویشناک یہ امر ہے کہ اس کے دفعیے کے لئے عام طور پر یہ "تدبیر" اختیار کی جاتی ہے کہ اسے افق ذہنی سے دور دفع رکھا جاتا ہے، اسے نظر انداز کرکے ہم اپنے آپ کو یہ تسلی دے لیتے ہیں کہ جیسے یہ مسئلہ موجود ہی نہیں ۔ بہت ہوا تو اسلام اور اسلامی وحدت کو نعروں کے طور پر استعمال کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہم نے صورت حال کا مکمل دفعیہ کرلیا ۔ حالانکہ اگر ہم حقائق کا سامنا کریں، ان کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ یہ صورت حال محض تشویشناک ہی نہیں بلکہ ساتھ ہی ساتھ حوصلہ افزا بھی ہے ۔ ملک کی یہ جغرافیائی تقسیم اس کی سب سے بڑی کمزوری ہی نہیں بلکہ اس کی سب سے بڑی قوت بھی ہے ۔

پاکستان کے بہ یک وقت مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا جیسے دو اہم دفاعی علاقوں سے وابستہ ہونے کی وجہ سے دنیا کی سیاسی بساط پر بالقوہ اس کی حیثیت بے مثال ہے ۔ ایشیا کی دفاعی تنظیم میں یہی ایک واحد ملک ہے جو قلب میں واقع ہے، جس کے بغیر نہ تو ایشیا کا میمنہ مستحکم ہوسکتا ہے، نہ میسرہ ۔

تہذیبی و تاریخی طور پر اس کا ایشیا کے دو عظیم ثقافتی خطوں سے وابستہ ہونا اس کی ثقافتی ثروت کا سبب بن سکتا ہے۔ صدیوں سے ایشیا میں تہذیب کی دو بڑی رَوئیں چلتی رہی ہیں : ایک مغرب کی سامی (عرب) ایرانی رو، دوسری مشرق کی ہند چینی رو، یہ روئیں آگے بڑھ کر خود مختلف شاخوں میں بٹتی رہی ہیں ۔ لیکن مجموعی طور پر مشرق وسطیٰ عربیرانی تہذیب کا اور جنوب مشرقی ایشیا ہند چینی تمدن کا گہوارہ رہا ہے ۔ اب پاکستان کے وجود میں آنے سے ان دونوں صدیوں پرانی تہذیبی رووٗں کے یکجا ہوجانے اور "مرج البحرین یلتقیان" کا کرشمہ نظروں کے سامنے آنے کے امکانات روشن ہوجاتے ہیں ۔ یہ تہذیبی سنگم تاریخ کا ایک عظیم ترین کارنامہ ہوگا ۔

اسلام ان دو عظیم تہذیبی دھاروں کو ملانے کا فریضہ پچھلی کئی صدیوں سے سر انجام دے رہا ہے ۔ خود اسلام نے ابتداءً ایشیا کے مغربی

یعنی سامی ایرانی تمدن کے گہوارے میں نشو و نما پائی۔ لیکن اسلام کا عالمگیر پیغام، عربیرانی علاقائی دائرے میں کیونکر محدود رہ سکتا تھا؟ عربیرانی مقامیت اس کی آفاقیت کے منافی تھی۔ چنانچہ اس نے مغرب کی طرف یونانی رومی علاقہ تمدن میں، جنوب کی طرف افریقی کلچر کے خطے میں اور مشرق کی طرف ہند چینی تہذیب کی وسیع دنیا میں اپنے قدم بڑھانے شروع کئے۔ سب سے بڑی کامیابی اسے مؤخرالذکر علاقے میں حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ اب ملت اسلامیہ کا ہند چینی تہذیب کا علاقہ اس کے عربیرانی تمدن کے علاقے سے اپنی عددی قوت اور مادی وسائل میں کسی طرح کم تر نہیں ہے۔ مشرق بعید میں اسلام کی یہ حیرت انگیز کامیابی اس کے پیغام کے عالمگیر ہونے اور تہذیبی اجارہ داریوں سے ملت اسلامیہ کے بالا تر ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا میں اسلام کی معجز نما اشاعت بیشتر ہند پاکستان کے صوفیوں، تاجروں اور ملاحوں کی مرہون منت ہے۔ ساتویں صدی ہجری میں چاٹگام سے مخدوم بختیار ماہی سوار کے بڑے صاحبزادے مخدوم جہاں شاہ تبلیغ اسلام کے لئے نکلے اور سماترا میں انہوں نے ایسی کامیابی حاصل کی کہ وہاں جنوب مشرقی ایشیا کی پہلی اسلامی سلطنت قائم کر ڈالی۔ اس کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد اسلام کو جاوا کے عظیم جزیرے میں اپنے قدم جمانے کا موقع ملا۔ اسے یہ استحکام بخشنے میں گجرات کے ملک ابراہیم نامی ایک تجارت پیشہ صاحب دل بزرگ نے سب سے نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں۔

مندرجہ بالا تاریخی عوامل اور جغرافیائی محل وقوع نے پاکستان کو یہ موقع بخشا ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کے مغربی اور مشرقی محاذوں کو ملانے والی کڑی بن جائے۔ پاکستان کا مغربی صوبہ مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کا اور اس کا مشرقی صوبہ جنوب مشرقی ایشیا کی اسلامی آبادی کا نمائندہ ہے۔ ان دونوں صوبوں کی زیادہ قریبی یک دلی و یک جہتی ملت اسلامیہ کے ان دو عظیم تہذیبی علاقوں کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے میں ممد و معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

غرض پاکستان کی جغرافیائی تقسیم اس کی سب سے بڑی کمزوری بھی ہے اور اس کی سب سے بڑی قوت بھی ۔ اس کا سب سے بڑا خسارہ بھی بن سکتی ہے اور سب سے بڑا اثاثہ بھی ۔ اس کے لئے مہلک ترین خطرات کا سامان بھی رکھتی ہے اور روشن ترین امیدوں کا پیغام بھی ۔ ہمیں ان دو میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے ۔ ناطرفداری ناممکن ہے ۔

اگر ہم اسے اپنی سب سے بڑی قوت، سب سے بڑا اثاثہ بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں پاکستان کی اسلامی قومیت کے نظریے میں جان ڈالنی ہوگی۔ اسلام کو سطحی سیاسی نعرے کے طور پر استعمال کرنے سے کام نہیں چلیگا ۔ نعرے ''کاٹھ کی ہنڈیا'' ہیں، ان سے بار بار کام لینا ممکن نہیں۔ ہمیں اسلامی قومیت کے حدود متعین کرنے ہونگے ۔ پاکستان کے تاریخی اور جغرافیائی حقائق کے پس منظر میں، یہاں کے دس کروڑ عوام کے مفادات کے دائرے میں اس کے سوانح اور امکانات کا جائزہ لینا ہوگا ۔ اس میں عمق پیدا کرنا ہوگا اور اس کے مختلف پہلوؤں کا تاریخی تجزیہ کرکے آگے بڑھنا ہوگا ۔ یہ ارباب فکر و نظر کے کرنے کا کام ہے —

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ملک کے مشہور صاحب قلم، بالغ نظر عالم پروفیسر محمد سرور صاحب ''فکر و نظر'' کے ادارے سے منسلک ہوگئے ہیں ۔ اپنی دیگر گوناگوں صفات کے ساتھ ہمارے رفیق محترم صحافت کا بھی وسیع تجربہ رکھتے ہیں ۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کی رفاقت میں ہم اس ماہنامہ کو خوب سے خوب تر بنانے میں زیادہ کامیاب ہونگے ۔

والله المستعان و بیده التوفیق